جاوید احمد غامدی
محمد رفیع مفتی / محسن ممتاز

یہود کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بارے میں خبر دینا

—— ۱ ——

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ شَيْخٍ، مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَ:[۱] هَلْ تَدْرِي مَا كَانَ عَلَامَةُ إِسْلَامِ ثَعْلَبَةَ بْنِ سُعْنَةَ وَأُسَيْدِ بْنِ سُعْنَةَ وَأَسَدِ بْنِ عُبَيْدٍ؟ نَفَرٌ مِنْ بَنِي ذُهْلٍ،[۲] لَيْسُوا مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ، وَلَا بَنِي نَضِيرٍ، [كانوا فوق ذلك].[۳] ...أَتَوْا بَنِي قُرَيْظَةَ كَانُوا مَعَهُمْ فِي جَاهِلِيَّتِهِمْ، ثُمَّ كَانُوا سَادَتَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ، قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَإِنَّ رَجُلًا مِنْ يَهُودِ أَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ الْهَيَّبَانِ، قَدِمَ عَلَيْنَا قَبْلَ الْإِسْلَامِ بِسَنَوَاتٍ، فَحَلَّ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، وَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا رَجُلًا قَطُّ يُصَلِّي الْخَمْسَ أَفْضَلَ مِنْهُ، فَأَقَامَ عِنْدَنَا، فَكُنَّا إِذَا قَحَطَ الْمَطَرُ قُلْنَا لَهُ: يَا ابْنَ الْهَيَّبَانِ، قُمْ، فَاسْتَسْقِ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، وَاللّٰهِ حَتَّى تُقَدِّمُوا

بَيْنَ يَدَيْ مُخْرِجِكُمْ صَدَقَةً، فَيَقُولُونَ: كَمْ؟ فَيَقُولُ: صَاعًا تَمْرًا أَوْ مُدًّا[4] مِنْ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ، قَالَ: فَنُخْرِجُهَا، فَيَخْرُجُ بِنَا إِلَى ظَاهِرِ حَرَّتِنَا، فَيَسْتَسْقِي لَنَا، فَوَاللّٰهِ مَا يَبْرَحُ مِنْ مَجْلِسِهِ، حَتَّى يَمُرَّ السَّحَابُ السَّرَاحُ سَائِلَةً، وَنُسْقَى بِهِ،[5] فَفَعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثًا، ثُمَّ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، فَلَمَّا عَرَفَ أَنَّهُ مَيِّتٌ قَالَ: يَامَعْشَرَ يَهُودَ، مَا تَرَوْنَهُ أَخْرَجَنِي مِنْ أَرْضِ الْخَمْرِ وَالْخَمِيرِ إِلَى أَرْضِ الْجُوعِ وَالْبُؤْسِ؟ قَالَ: قُلْنَا: اَللّٰهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنِّي قَدِمْتُ إِلَى هٰذَا الْبَلَدِ لِتَوَكُّفِ خُرُوجِ نَبِيٍّ قَدْ أَظَلَّ زَمَانُهُ، هٰذِهِ الْبَلْدَةُ مُهَاجَرُهُ، فَكُنْتُ أَرْجُو أَنْ يُبْعَثَ فَأَتَّبِعَهُ، وَقَدْ أَظَلَّكُمْ زَمَانُهُ، فَلَا يَسْبِقَنَّكُمْ إِلَيْهِ يَا مَعَاشِرَ الْيَهُودِ، أَحَدٌ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ بِسَفْكِ الدِّمَاءِ، وَسَبْيِ الذَّرَارِي وَالنِّسَاءِ مِمَّنْ خَالَفَهُ، فَلَا يَمْنَعْكُمْ ذٰلِكَ مِنْهُ، فَلَمَّا بُعِثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاصَرَ بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْفِتْيَةُ، وَكَانُوا شَبَابًا أَحْدَاثًا: يَا بَنِي قُرَيْظَةَ، وَاللّٰهِ، إِنَّهُ لَلنَّبِيُّ الَّذِي عَهِدَ إِلَيْكُمُ ابْنُ الْهَيَّبَانِ، فَقَالُوا: لَيْسَ بِهِ، قَالُوا: بَلَى، وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَهُوَ بِصِفَتِهِ، وَنَزَلُوا وَأَسْلَمُوا، فَأَحْرَزُوا دِمَاءَهُمْ، وَأَمْوَالَهُمْ، وَأَهْلِيهِمْ.

عاصم بن عمر سے روایت ہے، وہ بنو قریظہ کے ایک سن رسیدہ آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ اُس نے مجھ سے پوچھا: کیا تم ثعلبہ بن سعنہ، اُسید بن سعنہ اور اسد بن عبید کے اسلام لانے کی وجہ

جانتے ہو؟ یہ نہ بنو قریظہ میں سے تھے اور نہ بنو نضیر میں سے، بلکہ اوپر سے متعلق تھے اور اِن کا نسب بنی ذہل سے تھا۔ یہ دور جاہلیت میں بنو قریظہ کے پاس آئے اور اُنھی کے ساتھ رہنے لگے تھے، پھر جب اسلام کا زمانہ آیا تو یہی اُن کے پیش رو ٹھیرے۔

راوی (عاصم) کہتے ہیں: میں نے جواب دیا کہ نہیں، میں اِن باتوں سے واقف نہیں ہوں۔ اِس پر اُس بوڑھے شخص نے بتایا کہ شام کے علاقے کا ایک یہودی، جو ابن الھیَّبان کہلاتا تھا، زمانۂ اسلام سے کچھ سال پہلے ہمارے پاس (یثرب میں) آ کے ٹھیرا تھا۔ بخدا، پانچ نمازیں اُس سے بہتر پڑھنے والا کوئی آدمی ہم نے کبھی نہیں دیکھا تھا[۱]۔ وہ ہمارے ساتھ ہی رہا۔

(ہمارے ہاں) جب کبھی بارش رک جایا کرتی تو ہم اُس سے کہتے: اے ابن الھیبان، آپ اُٹھیں اور ہمارے لیے بارش کی دعا کریں۔ وہ کہتا: نہیں، بخدا، بارش کی دعا کے لیے نکلنے سے پہلے کچھ صدقہ لازماً کرو۔ لوگ پوچھتے کہ کتنا صدقہ کریں تو وہ کہتا: ہر آدمی کی طرف سے ایک صاع کھجور یا ایک مد جو۔ اس بوڑھے آدمی نے بتایا: چنانچہ ہم وہ صدقہ کیا کرتے تھے۔ پھر وہ ہمیں میدان میں لے جاتا اور ہمارے لیے بارش کی دعا کرتا[۲]۔ خدا کی قسم، وہ اپنی اُس مجلس سے اٹھا بھی نہ ہوتا کہ جل تھل کرتے بادل امڈ آتے اور ہمیں سیراب کر جاتے۔ اُس نے ایک دو بار نہیں، کئی بار ایسا ہی کیا، حتیٰ کہ اُس کی موت کا وقت آگیا۔

چنانچہ اُسے جب محسوس ہوا کہ وہ قریب المرگ ہے تو اُس نے کہا: یہود کے لوگو، تمھارا کیا خیال ہے کہ مجھے رزق فراواں کی سرزمین سے اِس افلاس زدہ علاقے کی طرف کیا چیز لائی تھی؟ راوی کہتے ہیں: ہم نے کہا کہ خدا ہی جانتا ہے۔ اُس نے کہا کہ اِس علاقے میں عنقریب ایک نبی ظاہر ہونے والا ہے۔ یہ شہر اُس کی ہجرت گاہ ہوگا۔ میں امید کرتا تھا کہ وہ (میری زندگی ہی میں) مبعوث ہوا تو میں اُس کی اتباع کروں گا[۳]۔

اُس کا زمانہ اب تم سے قریب ہی ہے۔ سو یہود کے لوگو، اُس پر ایمان لانے میں تم پر ہرگز کوئی سبقت نہ کرنے پائے۔ بے شک، وہ اپنے مخالفین کا خون بہانے اور اُن کی عورتوں اور بچوں کو

قیدی بنانے کا حکم لے کر آئے گا[4]۔ چنانچہ (دھیان رکھنا) کہیں یہ بات تمھیں اُس پر ایمان لانے سے روک نہ دے۔[5]

پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے، اور (ایک موقع پر) آپ نے بنو قریظہ کا محاصرہ کیا تو اِن نوجوانوں نے کہا —— یہ اُس وقت نوعمر لڑکے تھے —— اے بنو قریظہ، بخدا، یہ وہی نبی ہے جس (پر ایمان لانے) کا اقرار تم سے ابن الہیبان نے لیا تھا۔ اُنھوں نے کہا: نہیں، یہ وہ نہیں ہے، اس پر وہ (نوجوان چیخ کر) بولے: کیوں نہیں، بخدا، یہ اپنی صفات کے لحاظ سے بالکل وہی ہیں۔ (جب وہ نہیں مانے تو) یہ نوجوان (قلعے سے) نیچے اترے اور اسلام لے آئے، لہٰذا اِنھوں نے اپنے جان و مال اور اپنے اہل خانہ کو بچا لیا۔

۱۔ اِس سے واضح ہے کہ زمانۂ رسالت کے یہودی شب و روز کی پانچ نمازوں سے واقف تھے اور اُن میں سے بعض یہ نمازیں اُسی طرح پڑھتے بھی تھے، جس طرح مسلمان اب صدیوں سے پڑھ رہے ہیں۔

۲۔ یہ بعینہٖ وہی نماز ہے، جسے ہمارے ہاں ''نماز استسقا'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

۳۔ قرآن نے اِسی بنا پر فرمایا ہے کہ قرآن اور قرآن کے لانے والے کو اہل کتاب اُسی طرح پہچانتے تھے، جس طرح کوئی مہجور باپ اپنے بیٹے کو پہچانتا ہے۔

۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین پر اُس عذاب کی نوعیت کیا ہو گی، جو اہل کتاب میں سے آپ کے مخالفین پر آپ کی طرف سے اتمام حجت کے بعد آئے گا؟ یہ اُس کا بیان ہے۔

۵۔ اِس لیے کہ یہی وہ چیز تھی، جو لوگوں کے لیے مزلۂ قدم ہوتی اور وہ جزا و سزا کے اِس خدائی فیصلے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل خیال کر کے اِس کے بارے میں بدگمان ہو سکتے تھے۔

متن کے حواشی

۱۔ اس روایت کا متن دلائل النبوۃ، ابو نعیم اصبہانی، رقم ۴۲ سے لیا گیا ہے۔ اس کے تنہا راوی عاصم بن عمر بن قتادہ ہیں۔ اس کا ایک ہی متابع ہے، جو سیرۃ ابن اسحاق ۲/ ۶۵ میں دیکھا جا سکتا ہے۔

۲۔ یہاں 'بَنِي ذُهْلٍ' کے الفاظ راوی کی غلطی ہے، اصل الفاظ 'بَنِي هَدلٍ' ہیں جیسا کہ اسد الغابہ،

ابن اثیر ۱/ ۲۸۸ میں اِن تینوں افراد کے قبیلے کے بارے میں واضح ہے۔

۳۔ ثعلبہ بن سعنہ، اسید بن سعنہ اور اسد بن عبید، یہ تینوں افراد بنو ہدل کی ایک جماعت تھے، جو بنو قریظہ اور بنو نضیر کے چچیرے بھائی تھے۔ ملاحظہ ہو: سیرۃ ابن ہشام ۲/ ۲۳۸۔

۴۔ سیرت ابن اسحاق ۲/ ۶۵ میں اس جگہ 'مدًا'، کے بجاے 'مدین' ''دومد'' کے الفاظ منقول ہیں۔

۵۔ سیرت ابن اسحاق ۲/ ۶۵ ہی میں اس جگہ 'حَتَّى يَمُرَّ السَّحَابُ السَّرَاحُ سَائِلَةً، وَنُسْقَى بِهِ' کے بجاے 'حَتَّى تَمُرَّ الشَّعَابُ' ''یہاں تک کہ وادیاں بہ نکلتیں'' کے الفاظ آئے ہیں۔

—۲—

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ، قَالَ:[1] كَانَ لَنَا جَارٌ مِنْ يَهُودَ فِي بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَ: فَخَرَجَ عَلَيْنَا يَوْمًا مِنْ بَيْتِهِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَسِيرٍ، فَوَقَفَ عَلَى مَجْلِسِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، قَالَ سَلَمَةُ: وَأَنَا يَوْمَئِذٍ أَحْدَثُ مَنْ فِيهِ سِنًّا، عَلَيَّ بُرْدَةٌ مُضْطَجِعًا فِيهَا بِفِنَاءِ أَهْلِي، فَذَكَرَ الْبَعْثَ، وَالْقِيَامَةَ، وَالْحِسَابَ، وَالْمِيزَانَ، وَالْجَنَّةَ، وَالنَّارَ، فَقَالَ: ذَلِكَ لِقَوْمٍ أَهْلِ شِرْكٍ أَصْحَابِ أَوْثَانٍ[2]، لَا يَرَوْنَ أَنَّ بَعْثًا كَائِنٌ بَعْدَ الْمَوْتِ، فَقَالُوا لَهُ: وَيْحَكَ يَا فُلَانُ[3]، تَرَى هَذَا كَائِنًا؟ إِنَّ النَّاسَ يُبْعَثُونَ بَعْدَ مَوْتِهِمْ إِلَى دَارٍ فِيهَا جَنَّةٌ وَنَارٌ، يُجْزَوْنَ فِيهَا بِأَعْمَالِهِمْ، قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَوَدَّ أَنَّ لَهُ بِحَظِّهِ مِنْ تِلْكَ النَّارِ أَعْظَمَ تَنُّورٍ فِي الدُّنْيَا، يُحَمُّونَهُ ثُمَّ يُدْخِلُونَهُ إِيَّاهُ فَيُطْبَقُ بِهِ عَلَيْهِ وَأَنْ يَنْجُوَ مِنْ تِلْكَ النَّارِ غَدًا، قَالُوا لَهُ: وَيْحَكَ وَمَا آيَةُ ذَلِكَ؟ قَالَ: نَبِيٌّ يُبْعَثُ مِنْ

نَحْوِ هَذِهِ الْبِلَادِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ مَكَّةَ وَالْيَمَنِ[۴]، قَالُوا: وَمَتَى تَرَاهُ؟
قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيَّ وَأَنَا مِنْ أَحْدَثِهِمْ سِنًّا، فَقَالَ: إِنْ يَسْتَنْفِدْ هَذَا الْغُلَامُ
عُمُرَهُ يُدْرِكْهُ، قَالَ سَلَمَةُ: فَوَاللهِ مَا ذَهَبَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى بَعَثَ
اللهُ تَعَالَى رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَيٌّ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، فَآمَنَّا
بِهِ وَكَفَرَ بِهِ بَغْيًا وَحَسَدًا، فَقُلْنَا: وَيْلَكَ يَا فُلَانُ، أَلَسْتَ بِالَّذِي
قُلْتَ لَنَا فِيهِ مَا قُلْتَ؟ قَالَ: بَلَى. وَلَيْسَ بِهِ.

سیدنا سلمہ بن سلامہ بن وقش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، یہ اصحاب بدر میں سے ہیں، کہتے ہیں کہ بنو عبد الاشہل (کے محلے) میں ایک یہودی ہمارا پڑوسی تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے کچھ ہی عرصہ پہلے وہ ایک روز اپنے گھر سے نکلا اور (ہمارے لوگوں)، بنو عبد الاشہل کی مجلس کے پاس رک گیا —— سلمہ کہتے ہیں کہ میں اُس مجلس کے لوگوں میں سب سے کم عمر تھا اور اپنے گھر کے صحن میں چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا تھا —— پھر اُس نے موت کے بعد زندگی، قیامت، اعمال کے حساب کتاب، میزان اور جنت و جہنم کا تذکرہ کیا۔ یہ باتیں وہ مشرک اور بت پرست لوگوں سے کہہ رہا تھا، جو موت کے بعد زندگی کے قائل نہیں تھے۔ اُنھوں نے یہ باتیں سنیں تو اُس سے کہا: اے فلاں، تیرا بھلا ہو، کیا تو سمجھتا ہے کہ یہ سب ہو گا کہ لوگ موت کے بعد ایک ایسی دنیا میں اٹھائے جائیں گے، جس میں جنت ہو گی، جہنم ہو گی اور وہاں وہ اپنے اعمال کا بدلہ پائیں گے؟ اُس نے کہا: ہاں، اُس ذات کی قسم، جس کی قسم کھائی جاتی ہے، میں تو پسند کرتا ہوں کہ (آخرت کی) اُس آگ میں سے مجھے ملنے والے حصے کے بجائے، اِس دنیا ہی میں میرے لیے ایک بڑا تنور دہکایا جائے، پھر مجھے اُس میں ڈال کر اوپر سے بند کر دیا جائے اور میں کل جہنم کی اُس آگ سے نجات پا جاؤں۔ لوگوں نے پوچھا: تیرا بھلا ہو، (یہ بتاؤ کہ) اُس کی علامت کیا ہو گی؟ اُس نے بتایا (کہ اُس کی علامت) ایک نبی ہے جو اِن علاقوں سے مبعوث ہو گا[۱]، اور اپنے ہاتھ سے مکہ اور

یمن کی طرف اشارہ کیا۔ لوگوں نے پوچھا: اُس کی بعثت کب ہو گی؟ سلمہ بن سلامہ کہتے ہیں: اُس نے (مجمعے میں) مجھے دیکھا، میں اُن میں سب سے چھوٹا تھا، اور کہنے لگا: اگر اِس لڑکے نے اپنی پوری عمر گزاری تو یہ اُس کو دیکھ لے گا[2]۔ سیدنا سلمہ کہتے ہیں کہ پھر جلد ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کر دیا، اور وہ یہودی بھی اُس وقت زندہ تھا۔ ہم تو اُن پر ایمان لے آئے، لیکن اُس نے اپنی سرکشی اور حسد کی وجہ سے آپ کا انکار کر دیا۔ اِس پر ہم نے اُس سے پوچھا: تیرا ناس ہو، کیا اِن کے حوالے سے خود تمھی نے ہم سے نہیں کہا تھا؟ اُس نے کہا: کیوں نہیں، (میں نے کہا تھا جو کہا تھا)، لیکن یہ (شخص) وہ (نبی) نہیں ہے۔

۱۔ مطلب یہ ہے کہ ایک پیغمبر آکر اِس کی منادی کرے گا۔ یہ آخری منادی ہو گی۔ اِس کے بعد قیامت ہی کا انتظار کیا جائے گا۔ اُس کے اور قیامت کے درمیان پھر کوئی دوسری نبوت نہیں ہے۔

۲۔ اِس سے واضح ہے کہ اُس زمانے میں یہود کے علما جانتے تھے کہ آخری پیغمبر کی بعثت اب زیادہ دور نہیں ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۱۵۸۴۱ سے لیا گیا ہے۔ اس کے تنہا راوی بدری صحابی سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ الفاظ کے کچھ فرق کے ساتھ اِس کے متابعات درج ذیل کتب میں منقول ہیں:

سیرۃ ابن ہشام ۱/ ۲۱۲۔ تاریخ کبیر، بخاری، رقم ۱۳۵۔ مستدرک حاکم، رقم ۵۷۶۴۔ دلائل النبوۃ، بیہقی، رقم ۴۱۳۔

۲۔ مستدرک حاکم، رقم ۵۷۶۴ میں 'فَقَالَ: ذَلِكَ لِقَوْمٍ أَهْلِ شِرْكٍ أَصْحَابِ أَوْثَانٍ' کے بجائے 'فَقَالَ ذَلِكَ فِي أَهْلِ يَثْرِبَ، وَالْقَوْمُ أَصْحَابُ أَوْثَانٍ' ''اس نے یہ باتیں اہل یثرب کے بارے میں کی تھیں، جب کہ یہ لوگ بت پرست تھے۔'' کے الفاظ آئے ہیں۔

۳۔ دلائل النبوۃ، بیہقی، رقم ۴۱۳ میں 'وَيْحَكَ يَا فُلَانُ' کے بجائے 'وَيْلَكَ يَا فُلَانُ' ''اے فلاں تو ہلاک ہو'' کے الفاظ منقول ہیں۔

۴۔ مستدرک حاکم، رقم ۵۷۶۴ میں 'وَ أَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ مَكَّةَ وَالْيَمَنِ' کے بجائے 'وَأَشَارَ بِيَدِهِ

إِلَى مَكَّةَ ''اور اپنے ہاتھ سے مکہ کی جانب اشارہ کیا'' کے الفاظ ہیں۔

—۳—

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَشْيَاخٍ مِنْهُم قَالُوا:[1] فِينَا وَاللهِ وَفِيهِمْ، يَعْنِي فِي الْأَنْصَارِ وَفِي الْيَهُودِ الَّذِينَ كَانُوا جِيرَانَهُمْ، نَزَلَتْ هَذِهِ الْقِصَّةُ، يَعْنِي ﴿**وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا**﴾[2]، قَالُوا: كُنَّا قَدْ عَلَوْنَاهُمْ دَهْرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَنَحْنُ أَهْلُ الشِّرْكِ، وَهُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ، فَكَانُوا يَقُولُونَ: إِنَّ نَبِيًّا الْآنَ مَبْعَثُهُ قَدْ أَظَلَّ زَمَانُهُ، يَقْتُلُكُمْ قَتْلَ عَادٍ وَإِرَمَ. فَلَمَّا بَعَثَ اللهُ تَعَالٰى ذِكْرُهُ رَسُولَهُ مِنْ قُرَيْشٍ وَاتَّبَعْنَاهُ كَفَرُوا بِهِ. يَقُولُ اللهُ: ﴿**فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ**﴾....[3]

عاصم بن عمر بن قتادہ انصاری اپنے قبیلے کے بزرگ صحابہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بتاتے تھے: بخدا، یہ آیت ہم انصار کے لوگوں اور ہمارے اِن یہودی پڑوسیوں ہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ 'وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا'، ''اور جب اللہ کی طرف سے ایک کتاب اِن کے پاس آئی، اُن پیشین گوئیوں کی تصدیق میں جو اِن کے ہاں موجود ہیں، اور اِس سے پہلے یہ (اُسی کے حوالے سے) اپنے دین کا انکار کرنے والوں کے خلاف فتح کی دعائیں مانگ رہے تھے''۔

انصار کے بزرگ بتاتے تھے کہ ہم زمانۂ جاہلیت میں ان پر غالب ہوا کرتے تھے، گو (اُس

وقت) ہم مشرک تھے اور یہ اہل کتاب، (اپنی اِس مغلوبی کو دیکھ کر) اُس وقت ہم سے کہا کرتے تھے: اب ایک نبی کو مبعوث ہونا ہے، بس اُس کا دور آنے ہی والا ہے۔ وہ تم (مشرکوں) کو عاد اور ارم کی طرح قتل کرے گا[1]۔ پھر جب اللہ نے ــــ اُس کا ذکر بلند ہو ــــ اپنے رسول کو قریش میں سے مبعوث کیا تو ہم نے اُن کی پیروی کی، لیکن اِنھوں نے آپ کا انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ (اِسی حوالے سے) فرماتا ہے: ''پھر جب وہ چیز اِن کے پاس آئی، جسے خوب پہچانے ہوئے تھے تو یہ اُس کے منکر ہو گئے''...۔

۱۔ اِس سے واضح ہے کہ قرآن نے پیغمبروں کی طرف سے اتمام حجت کے بعد جزا و سزا کے جو واقعات بیان کیے ہیں، اُس زمانے کے یہود بھی اُن سے خوب واقف تھے اور مشرکین بھی۔

متن کے حواشی

۱۔ اس روایت کا متن تفسیر طبری، رقم ۱۵۱۹ سے لیا گیا ہے، اس کے تنہا راوی عاصم بن عمر بن قتادہ ہیں۔ اِس کا ایک ہی متابع ہے، جو دلائل النبوۃ، رقم ۴۰۹ میں دیکھا جا سکتا ہے۔

۲۔ البقرہ ۲: ۸۹۔

۳۔ البقرہ ۲: ۸۹۔

ـــ ۴ ـــ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:[1] حَارَبَتِ النَّضِيرُ وَقُرَيْظَةُ، فَأَجْلَى بَنِي النَّضِيرِ، وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ، حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ، فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ، وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا، وَأَجْلَى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ: بَنِي قَيْنُقَاعٍ، وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ، وَكُلَّ يَهُودِ الْمَدِينَةِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: (ایک موقع پر) بنو نضیر اور بنو قریظہ نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معاہدہ کے باوجود) جنگ کی تو آپ نے بنو نضیر کو جلاوطن کر دیا اور بنو قریظہ پر احسان کرتے ہوئے، اُنھیں مدینے ہی میں رہنے دیا۔ حتیٰ کہ بنو قریظہ نے پھر جنگ کر ڈالی تو آپ نے اُن کے مردوں کو قتل کر دیا اور اُن کی عورتوں، بچوں اور اُن کے اموال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ بنو قریظہ کے بعض افراد، البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے تو آپ نے اُنھیں پناہ دی اور اُنھوں نے اسلام قبول کر لیا[1]۔ تاہم مدینہ کے تمام یہودیوں: عبد اللہ بن سلام کے قبیلے بنو قینقاع، بنو حارثہ کے یہود، غرض مدینہ کے سبھی یہودیوں کو آپ نے بالآخر جلاوطن کر دیا۔

۱۔ یعنی اُسی شہادت کی بنا پر اسلام قبول کر لیا، جس کا ذکر پیچھے روایتوں میں ہوا ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۴۰۲۸ سے لیا گیا ہے۔ اس کے تنہا راوی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ اس کے متابعات درج ذیل کتب میں دیکھے جا سکتے ہیں:

مصنف عبد الرزاق، رقم ۹۹۸۸۔ مسند احمد، رقم ۶۳۶۷۔ صحیح مسلم، رقم ۱۷۶۶۔ سنن ابی داؤد، رقم ۳۰۰۵۔ مسند بزار، رقم ۵۹۲۳۔ المنتقی، ابن جارود، رقم ۱۱۰۰۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۶۷۰۲، ۶۷۰۴۔ الاوسط، ابن منذر، رقم ۶۶۹۳۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۲۸۵۳، ۱۸۰۲۱۔ دلائل النبوۃ، بیہقی ۳/ ۱۸۳۔

المصادر والمراجع

ابن أبي حاتم عبد الرحمٰن الرازي. (١٤٢٧هـ/٢٠٠٦م). **العلل**. ط١. تحقيق: فريق من الباحثين بإشراف وعناية د/سعد بن عبد الله الحميد و د/ خالد بن عبد الرحمٰن الجريسي. الرياض: مطابع الحميضي.

ابن أبي حاتم عبد الرحمٰن الحنظلي. (١٢٧١هـ/١٩٥٢م). **الجرح والتعديل**. ط١. حيدر آباد الدكن. الهند: طبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

ابن أبي عاصم أحمد بن عمرو الشيباني. (١٤١١ھ/١٩٩١م). **الآحاد والمثاني**. ط١. تحقيق: د.باسم فيصل أحمد الجوابرة. الرياض: دار الراية.

ابن الجارود،أبو محمد عبد الله النيسابوري. (١٤٠٨ھ/١٩٨٨م). **المنتقى من السنن المسندة**. ط١. تحقيق:عبد الله عمر البارودي. بيروت:مؤسسة الكتاب الثقافية.

ابن حبان محمد بن حبان. (١٤٢٠ھ/٢٠٠٠م). **المجروحين من المحدثين**. ط١. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفى. دار السميعي.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤٠٦ھ/١٩٨٦م). **لسان الميزان**. ط٣. تحقيق: دائرة المعرف النظامية الهند. بيروت: مؤسسة الأعلمي للمطبوعات.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤١٧ھ/١٩٩٧م). **تحرير تقريب التهذيب**. ط١. تاليف: الدكتور بشار عواد معروف، الشيخ شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزيع.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤٠٣ھ/١٩٨٣م). **طبقات المدلسين**. ط١. تحقيق: د. عاصم بن عبدالله القريوتي. عمان: مكتبة المنار.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤٠٤ھ/١٩٨٤م). **النكت على كتاب ابن الصلاح**. ط١. تحقيق: ربيع بن هادي المدخلي. المدينة المنورة، المملكة العربية السعودية: عمادة البحث العلمي بالجامعة الإسلامية.

ابن رجب عبد الرحمٰن السَلامي. (١٤٠٧ھ/١٩٨٧م). **شرح علل الترمذي**. ط١. تحقيق: الدكتور همام عبد الرحيم سعيد. الأردن: مكتبة المنار (الزرقاء).

ابن عدي عبد الله بن عدي الجرجاني. (١٤١٨ھ/١٩٩٧م). **الكامل في ضعفاء الرجال**. ط١. تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود، علي محمد معوض. بيروت: الكتب العلمية.

ابن الكيال ابو البركات محمد بن احمد. (١٤٢٠ھ/١٩٩٩م). **الكواكب النيرات**. ط٢. تحقيق: عبد القيوم عبد رب النبي. مكة مكرمة: المكتبة الإمدادية.

ابن المِبرَد يوسف بن حسن الحنبلي. (١٤١٣ھ/١٩٩٢م). **بحر الدم فيمن تكلم فيه الإمام أحمد بمدح أو ذم**. ط١. تحقيق وتعليق: الدكتورة روحية عبد الرحمٰن السويفي. لبنان، بيروت:

دار الكتب العلمية.

ابن المديني علي بن عبد الله السعدي. (١٩٨٠م). **العلل**. ط٢. تحقيق: محمد مصطفى الأعظمي. بيروت: المكتب الإسلامي.

ابن معين يحيى بن معين البغدادي. (١٣٩٩ھ/١٩٧٩م). **تاريخ ابن معين**. ط١. تحقيق: د. أحمد محمد نور سيف. مكة المكرمة: مركز البحث العلمي وإحياء التراث الإسلامي.

ابن المندر، ابو بكر محمد بن ابراهيم. (١٤٣١ھ/٢٠١٠م). **الأوسط من السنن والإجماع والاختلاف**. ط٢. مراجعة و تعليق: احمد بن سليمان. تحقيق: ياسر بن كمال. الناشر: دار الفلاح. مصر.

ابن هشام عبد الملك بن هشام. (١٣٧٥ھ/١٩٥٥م) **السيرة النبوية**. ط٢. تحقيق: مصطفى السقا وإبراهيم الأبياري وعبد الحفيظ الشلبي. شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي.

أبو اسحاق الحويني. (١٤٣٣ھ/٢٠١٢م). **نثل النبال بمعجم الرجال**. ط١. جمعه ورتبه: أبو عمرو أحمد بن عطية الوكيل. مصر: دار ابن عباس.

أبو داود سليمان بن الأشعث السَّجِسْتاني. (١٤٠٣ھ/١٩٨٣م). **سؤالات أبي عبيد الآجري أبا داود السجستاني في الجرح والتعديل**. ط١. تحقيق: محمد علي قاسم العمري. المدينة المنورة: عمادة البحث العلمي بالجامعة الإسلامية.

أبو عوانة يعقوب بن إسحٰق. (١٤١٩ھ/١٩٩٨م). **المستخرج**. ط١. تحقيق: أيمن بن عارف الدمشقي. بيروت: دار المعرفة.

الآجُرِّيُّ محمد بن الحسين. (١٤٢٠ھ/١٩٩٩م). **الشريعة**. ط٢. تحقيق: الدكتور عبد الله بن عمر بن سليمان الدميجي. الرياض: دار الوطن.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (١٤٢١ھ/٢٠٠١م). **المسند**. ط١. تحقيق: شعيب الأرنؤوط، وعادل مرشد، وآخرون. بيروت: مؤسسة الرسالة.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (١٤٢٢ھ/٢٠٠١م). **العلل و معرفة الرجال**. ط٢. تحقيق و تخريج: د وصي الله بن محمد عباس. الرياض: دار الخاني فرقد فريد الخاني.

البخاري محمد بن إسمٰعيل الجعفي. (٢٠٠٩م). **التاريخ الكبير**. تحقيق: السيد هاشم الندوي. بيروت: دار الفكر.

البخاري محمد بن إسمٰعيل الجعفي. (١٣٩٧هـ/١٩٧٧م). **التاريخ الأوسط**. ط١. حلب. القاهرة: دار الوعي مكتبة دار التراث.

البخاري محمد بن إسمٰعيل.(١٤٢٢هـ). **الجامع الصحيح**. ط١. تحقيق: زهير الناصر. بيروت: دار طوق النجاة.

البزار أحمد بن عمرو. (٢٠٠٩م). **مسند البزار**. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين الله، وعادل بن سعد، وصبري عبد الخالق الشافعي. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

البيهقي أحمد بن الحسين. (١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **السنن الكبرى**. ط١. تحقيق: محمد عبد القادر عطاء. مكة المكرمة: مكتبة دار الباز.

البيهقي أحمد بن الحسين. (١٤٠٥هـ). **دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة**. ط١. بيروت: دار الكتب العلمية.

الحاكم محمد بن عبد الله المعروف بابن البيع. (١٤١١ هـ/١٩٩٠م). **المستدرك على الصحيحين**. ط١. تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا. بيروت: دار الكتب العلمية.

خالد الرباط سيد عزت عيد. (١٤٣٠هـ/٢٠٠٩م). **الجامع لعلوم الإمام أحمد (الأدب والزهد)**. ط١. مصر: دار الفلاح للبحث العلمي وتحقيق التراث.

الدارقطني علي بن عمر. (١٤٠٥هـ/١٩٨٥م). **العلل الواردة في الأحاديث النبوية**. ط١. تحقيق وتخريج: محفوظ الرحمٰن زين الله السلفي. الرياض: دار طيبة.

الذهبي محمد بن أحمد. (١٤١٣هـ/١٩٩٢م). **الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة**. ط١. تعليق: امام برهان الدين أبي الوفاء إبراهيم بن محمد. جدة: دار القبلة للثقافة الاسلامية، مؤسسة علوم القرآن.

الذهبي محمد بن أحمد. (١٣٨٧هـ/١٩٦٧م). **ديوان الضعفاء والمتروكين**. ط٢. تحقيق: حماد بن محمد الأنصاري. مكة: مكتبة النهضة الحديثة.

سبط ابن العجمي برهان الدين الحلبي. (١٩٨٨م). **الاغتباط بمن رمي من الرواة بالاختلاط**. ط١. تحقيق: علاء الدين علي رضا. القاهرة: دار الحديث.

سبط ابن العجمي برهان الدين الحلبي. (١٩٨٦م). **التبيين لأسماء المدلسين**. ط١. تحقيق: يحي

شفيق حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

سبط ابن العجمي برهان الدين الحلبي. (١٤٠٧هـ/١٩٨٧م). **الكشف الحثيث عمن رمي بوضع الحديث**. ط١. المحقق: صبحي السامرائي. بيروت: عالم الكتب، مكتبة النهضة العربية.

الطبري محمد بن جرير. (١٤٢٠هـ/٢٠٠٠م). **جامع البيان في تأويل القرآن**. ط١. تحقيق: احمد محمد شاكر. بيروت: مؤسسة الرسالة.

الطبراني سليمان بن أحمد. (١٤١٥هـ/١٩٩٤م). **المعجم الكبير**. ط١. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. القاهرة: مكتبة ابن تيمية.

عبد الرزاق بن همام الحميري. (١٤٠٣هـ). **المصنف**. ط٢. تحقيق: حبيب الرحمٰن الأعظمي. الهند: المجلس العلمي.

العجلي أحمد بن عبد الله. (١٤٠٥هـ/١٩٨٥م). **معرفة الثقات**. ط١. تحقيق: عبد العليم عبد العظيم البستوي. المدينة المنورة: مكتبة الدار.

محمد بن إسحاق المدنى. (١٣٩٨هـ/١٩٧٨م). **سيرة ابن إسحاق (كتاب السير والمغازي)**. ط١. تحقيق: سهيل زكار. بيروت: دار الفكر.

مسلم بن الحجاج النيسابوري. (د.ت). **الجامع الصحيح**. د.ط. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

مغلطاي علاء الدين بن قليج. (١٤٢٢هـ/٢٠٠١م). **إكمال تهذيب الكمال في أسماء الرجال**. ط١. تحقيق: أبو عبد الرحمٰن عادل بن محمد، أبو محمد أسامة بن إبراهيم. القاهرة: الفاروق الحديثة للطباعة والنشر.